تحریک خلافت اور سفر آزادی کی ۱۹۲۰ء کی ایک اہم ترین یادگار

جس پر گاندھی جی اور اس وقت کے مسلم رہنماؤں کے دستخط بھی ہیں

انگریزوں کے حکومت واقتدار سے یہ چھٹکارا جو ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کے باشندوں اور اس سے بارہ گھنٹہ پہلے اک نئی مملکت پاکستان کو حاصل ہوا تھا، بہت لمبی، بہت ہی زیادہ خوں فشاں اور بہت ہی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنے کے بعد ہوا تھا، جس میں ہزاروں، لاکھوں انسانوں نے جیلیں کاٹیں، مصیبتیں بھریں، کال کوٹھریوں میں رہے اور پھانسی کے پھندے چومے، عام طور پر یہ سمجھا اور کہا جاتا ہے کہ اس کا سہرا کانگریس کے سر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۲۰ء کے بعد کانگریس کے بہت سے رہنماؤں نے اس میں حصہ لیا اور بعد میں کانگریس نے اس کو اپنا بڑا مقصد بنالیا تھا، مگر یہ سمجھنا سراسر غلط ہے کہ اس جدوجہد کا آغاز کانگریس نے کیا تھا، صحیح یہ ہے کہ اس ملک کے عوام کو بیدار کرنے، ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ لگانے اور سب کو اکٹھا ہوکر، میدانوں اور سڑکوں پر لانے کا کام، کانگریس سے بہت پہلے تحریک خلافت کر چکی تھی۔ اس لئے آزادی کی یہ آواز سچائی یہ ہے کہ تحریک خلافت کی دین ہے، جس کا گاندھی جی، پنڈت نہرو اور دوسرے کانگریسی رہنما، اپنی کتابوں میں اعتراف بھی کر چکے ہیں، آزادی کی پہلی آواز تحریک خلافت کے ذریعہ بلند ہوئی اور اسی نے اس ملک کی تمام قوموں اور طبقوں کو حرکت میں لانے، بلکہ انگریزی استعمار ونظام سے ٹکرانے کا حوصلہ دیا، افسوس کہ بعد میں دوسروں بلکہ خود مسلمانوں نے بھی، تحریک خلافت اس کی خدمات اور اس کے جذبۂ ایثار کو بھلادیا۔

ہندوستان کی آزادی کی تحریک کی ابتداء، تحریک خلافت سے ہوئی تھی، کانگریس کی عدم تعاون [Non cooperation] تحریک اس کے بہت بعد کی بات ہے۔ اس کی پہلی آواز اور اس کے لئے پہلی جدوجہد، تحریک خلافت کے رہنماؤں کی دعوت پر، یکم اگست ۱۹۲۰ء کو پورے ملک میں جلسے کرنے، عوام سے تجاویز منظور کرنے اور اجتماعی کوششیں کرنے سے ہوئی تھی، جو غالباً تحریک آزادی ہند کے سلسلہ کی، اس دور کی سب سے بڑی کڑی ہے۔ اس سلسلہ میں جو اشتہار واعلان شائع ہوا تھا، اس پر سب سے پہلے دستخط گاندھی جی کے ہیں، ایم کے گاندھی ______ مسلم رہنماؤں میں سے ابوالکلام آزاد، مولانا شوکت علی، احمد حاجی صدیق کھتری، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، مولانا فضل الحسن حسرت موہانی، مولانا محمد علی [جوہر] کے اس پر دستخط ہیں۔ یہ اشتہار بمبئی سے [ممبران مجلس ترک موالات وعدم اشتراک مہر منش ماؤنٹ روڈ۔ مجگام، بمبئی] کی جانب سے شائع ہوا تھا۔ یہ اشتہار بڑے اخبارات سائز پر چھپا تھا اور پورے ملک میں تقسیم ہوا تھا، بعد میں یہ اشتہار بالکل ناپید ہوگیا تحریک خلافت پر مشہور کتابوں میں بھی، اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ اس کی ایک کاپی ہمارے ذخیرہ میں محفوظ ہے۔ اس لئے یہ تاریخی یادگار جو ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، اٹھانوے سال بعد دوبارہ شائع کی جارہی ہے، اس سے معلوم ہورہا ہے کہ اس وقت کی سیاست کا کیا طریقہ اور کیا انداز تھا، بہرحال اسے پڑھئے، دیکھئے، یاد رکھئے اور اس سے سبق حاصل کیجئے۔

نور الحسن راشد کاندھلوی

۱۹۲۰ء کی ایک اہم تاریخی یادگار

خلافت

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

خلافت

اللّٰہ اکبر

کرو عمل کر خلافت کی حمایت زور سے، زر سے
زمانے کو ہلا دو نعرۂ اللّٰہ اکبر سے

کیا ہے حملہ اعدائے خلافت نے خلافت پر
مسلمانو! اٹھو اپنے خلیفہ کی حمایت پر

ترک موالات

یا عدم اشتراک عمل یا نان کواپریشن

کا آغاز

اور

مسلمانان ہند کی غیرت دینی وملی اور برادران ہنود کی حمیت قومی وملکی

کا امتحان

ترک موالات اسلام کی ایک سنت جلیلہ ہے، جس کا بنیادی پتھر ۹ھ میں رکھا گیا تھا اور اسی کو اسلام آج پھر زندہ کرنے اٹھا ہے، رومیوں نے جو اس عہد کی سب سے زیادہ متمدن قوم تھی، مسلمانوں پر حملہ کی تیاریاں کیں، دفاع میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک لشکر تیار کیا، کعب بن مالک،

ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم محض کسل وتساہل کی وجہ سے لشکر اسلام میں شامل نہ ہو سکے، ان کی یہ کاہلی وسستی خدا اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جرم قرار پائی اور ایسا جرم قرار پائی کہ جب یہ حضرات بارگاہ رسالت میں معذرت کے لئے حاضر ہوئے تو وہ قبول نہ کی گئی اور تمام مسلمانوں نے ان سے اپنے تعلقات قطع کر لئے، کعب بن مالک اپنے ایک چچازاد بھائی ابوقتادہ سے ملنے گئے تو انہوں نے بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت کعبؓ ایک جلیل القدر صحابی اور جماعت انصار میں سے تھے اور طرح طرح کی اسلامی خدمات انجام دے چکے تھے، مگر اس ایک فرض الٰہی سے ذرا سی غفلت برتنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ سارے مدینہ میں وہ دیوانہ وار پھرتے تھے، مگر کوئی ان سے بات چیت کا روادار نہ تھا، خود ان کا بیان ہے کہ ''تمام مدینہ انسانوں سے بھرا ہوا تھا مگر میرے لئے ایک آنکھ نہ تھی جو دیکھ سکے اور کوئی زبان نہ تھی جو بات کر سکے۔ [بخاری شریف]

یہ ترک موالات اس وقت مسلمانوں کا مسلمانوں سے تھا، اب اس کی ضرورت ان لوگوں سے لاحق ہوئی ہے جنہوں نے اسلام پر ایک کاری ضرب لگائی ہے، اماکن مقدسہ کو خلیفۃ المسلمین کے قبضہ سے نکالے جانے کی بری سعی کی ہے، جزیرۃ العرب کو مسیحی طاقتوں کے ماتحت وزیر اثر لائے جانے کے متعلق جدوجہد کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، اسلام کو تمام شرعی وآئینی اختیارات سے محروم کئے جانے کا قطعی طور پر فیصلہ کرلیا ہے، خلاصہ یہ کہ بمصداق '' قَدْ بَدَتِ الْبُغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَاتُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ'' [ترجمہ: بغض وکینہ ان کی باتوں سے ظاہر ہو چکا اور جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے]................ [اصل میں کٹا ہوا ہے] کرنے کے لئے وہ جو کچھ کر سکتے تھے وہ سب کر چکے، اور کر رہے ہیں۔

بامتثال فرمان الٰہی ''يَـاَيُّهَـا الَّـذِيْنَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لاَ يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالاً'' [ترجمہ: مسلمانو! اپنے معاملہ میں ایسے منافق ودشمنان اسلام کو مشیر نہ بناؤ، جو تمہاری ذلت ورسوائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔ ''وَالَّـذِيْـنَ قَـاتَـلُـوْكُـمْ فِـى الـدِّيْـنِ وَاَخْـرَجُـوْكُـمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلٰى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ'' [ترجمہ: خدا تم کو ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے، جنہوں نے مذہبی معاملہ میں تم سے مقاتلہ کیا

یاتمہارے گھر............................[اصل میں کٹا ہوا ہے۔]

ہم مسلمانوں کا مذہباً اور ہمارے برادران ہنود کا اخلاقاً فرض ہے کہ ہم مذکورۂ بالا جماعت سے، جو دنیا کی تمام قوموں میں مسلمانوں اور اسلام کی سخت ترین دشمن ثابت ہوئی ہے، ترک موالات اور عدم اشتراک عمل کہئے یا نان کواپریشن...........[اصل میں کٹا ہوا ہے۔] اربعہ بعد غور وخوض و بحث و مباحثہ طے پا چکے اور مشتہر ہو چکے ہیں، ان پر عمل کریں، اور ثابت کر دکھائیں کہ ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں اور جو کچھ دل میں ٹھان لیتے ہیں، اس پر قائم رہتے ہیں یہاں تک کہ کامیاب ہو جائیں اور ابھی تک ہم نے عرض و معروض کے سوائے کچھ نہیں کیا تھا، مگر اب ہم اس کے لئے تیار ہیں، خدا ہم کو اس میں کامیاب فرمائے، آمین ثم آمین

لیکن خدانخواستہ اگر اس میں ذرا تساہل ہوا اور ادعا و اعلان کے بعد عمل میں کمی ہوئی، یعنی موالات و اشتراک عمل اور کواپریشن باقی رہا تو پہلے خدائی وعید ''مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰئِکَ هُمُ الظّٰلِمُونَ '' [ترجمہ: جو ان کو دوست رکھیں گے وہ ظالم ہیں] اس کے بعد مثالاً اس واقعہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ حاطب بن ابی بلتعہ ایک مہاجر و سرفروش سپاہی تھے، ایک موقع پر ان سے یہ لغزش ہوگئی، کہ انہوں نے کفار مکہ کو اپنے عیال و اطفال کے خیال سے بذریعۂ خط یہ اطلاع دیدی کہ مسلمان مکہ پر چڑھائی کرنے والے ہیں، اس لغزش کا افشاء ہوا اور خط پکڑا گیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو قتل کرنا چاہا اور فرمایا ''اِنَّهٗ مُنَافِقٌ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ'' یہ منافق ہے اور خدا اور رسول کی اس نے خیانت کی، نیز یہ بھی یقین کر لینا چاہئے کہ اس کے بعد مسلمانان ہند خصوصاً اور تمام ہندوستانی عموماً کبھی کوئی دعویٰ نہ کر سکیں اور اس کا ثبوت نہ دے سکیں گے اور غیرت مند قوموں کے سامنے کسی طرح منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے اور دین دنیا کی ہر تکلیف پانے کے مستحق ہوں گے۔

المختصر ترک موالات ایک مذہبی شعار ہے اور ایک قسم کا جہاد، مسلمانوں کو اس لحاظ سے اور برادران ہنود کو وطنیت اور برادری کے خیال سے مجلس ترک موالات کے فیصلہ کے مطابق ترک موالات کی ابتداء نہایت عزم و استقلال کے ساتھ یکم اگست ۱۹۲۰ء مطابق ۱۵/ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۸ھ حسب ذیل ہدایات کو ملحوظ رکھتے

ہوئے ایک خاموش و منتظم عام ہڑتال سے کردینی چاہیئے کیونکہ شرائط صلح کی نظر ثانی کے لئے اگر چہ ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے مگر میعاد مقررہ کے اندر اس میں کامیابی کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔

ہدایات

(۱) یکم اگست ۱۹۲۰ء مطابق ۱۵/ذیقعدۃ الحرام ۱۳۳۸ھ روز یکشنبہ کو نہایت مکمل عام ہڑتال کی جائے مگر کارخانوں میں کام کرنے والوں سے درخواست ہے کہ جب تک ان کے مالکان اجازت نہ دیں وہ کام نہ چھوڑیں، علی ہذا ہسپتال کے ملازمین محکمۂ حفظان صحت کے کارگذار اور جہازوں کے مزدوروں سے بھی جن کے کام جاری رہنے کی ہر وقت ضرورت ہے، التماس ہے کہ وہ بھی اپنا کام نہ چھوڑیں۔

(۲) اس روز نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ معابد میں دعائیں مانگی جائیں اور جو لوگ روزے رکھ سکتے ہوں وہ روزے رکھیں مگر مسلمانوں کو چاہیئے کہ بطور سنت ایک روزہ اس کے ساتھ اور ملالیں۔

(۳) ملک بھر میں جلسے کئے جائیں حتیٰ کہ چھوٹے سے چھوٹا گاؤں بھی باقی نہ رہے تقریریں ہوں یا نہ ہوں مگر مندرجہ ذیل قرارداد ضرور منظور کی جائے۔

الف: ”مقام ....کے باشندوں کا یہ جلسہ مرکزی خلافت کمیٹی کے اس تحریک کے تحت پوری پوری ہمدردی کا اعلان کرتا ہے جو جمعیت مذکورہ، شرع اسلام و اسلامی جذبات کے مطابق ترکی شرائط صلح پر نظر ثانی کرانے کی غرض سے کر رہی ہے اور اس کے اختیار کردہ طرز عمل یعنی ترک موالات وعدم اشتراک عمل کو جو شرائط صلح کی مناسب نظر ثانی تک برابر جاری رہے گا تسلیم کرتا ہے“

ب: ”یہ جلسہ نہایت ادب کے ساتھ امپریل گورنمنٹ کو خود اس سلطنت [ایمپائر] کے مفاد کی خاطر جس کی وہ نمائندہ ہے اصرار و تاکید کے ساتھ ترغیب دلاتا ہے کہ وہ ان شرائط صلح کی منصفانہ نظر ثانی کرائے جن پر بے انصافی اور اعلانات وزرات کی وعدہ شکنی ہونے کی وجہ سے تمام دنیا میں لعنت و نفرتیں کی گئی ہے۔

(۴) مذکورہ بالا قرارداد ہز ایکسلنسی جناب وائسرائے بہادر کی خدمت میں بذریعہ خط ملفوف جس میں اس قرارداد کو ایمپریل گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست بھی ہو بھیج دی جائے [تار کی ضرورت نہیں روپئے برباد ہوتے ہیں اور بہت برباد ہو چکے]

(۵) تمام مقامی خلافت کمیٹیوں کو مشورہ دیا جائے کہ وہ اس قرارداد کی منظوری اور روانگی کی طرف خاص توجہ کریں۔

(٦) جلوس نہ نکالے جائیں، تقریروں میں اعتدال و متانت کا پورا لحاظ رکھا جائے۔

(۷) بڑے شہروں میں اگر جگہ کی قلت یا لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے حسن انتظام نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو مذکورۂ بالا قرارداد ایک سے زیادہ جلسوں میں پڑھی و منظور کی جائے۔

(۸) پولیس اور حکام کی تمام ہدایت اور ان کے تمام قواعد کی سختی کے ساتھ لازمی طور پر پیروی کی جائے اور اگر کہیں تحریری حکم کے ذریعہ جلسہ کی ممانعت کر دی جائے تو وہاں بغیر حصول اجازت جلسہ نہ کیا جائے۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایسے امر کا کامل لحاظ رکھا جائے جس سے اس تحریک کی کامیابی میں کوئی رکاوٹ و دشواری نہ پیدا ہو، اور اس کا انحصار صرف اس امر پر ہے کہ امن برقرار رکھا جائے اور پولیس کی ہدایات پر عمل کیا جائے اور یہ صاف طور پر سمجھ لیا جائے کہ یہ تحریک سول نافرمانی والی [سول ڈیس اوبیڈینس] تحریک نہیں ہے، مگر اسی کے ساتھ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ جس وقت اور جہاں کہیں ایسے ناجائز اور غیر معقول احکام جاری کئے جائیں گے جس سے رعایا کی جائز آزادی میں بیجا مداخلت ہوگی تو یہ مجلس اس پر خصوصیت و توجہ کے ساتھ غور و فکر کرے گی۔

امید اور کامل توقع ہے کہ تمام اصحاب ان ہدایات پر کاربند ہوں اور خطاب یافتہ حضرات و آنریری مجسٹریٹ صاحبان اور جسٹز آف دی پیس اور ممبران لیجسلیٹو کونسلز اور وہ جملہ اصحاب جن کے ایک طرف تو گورنمنٹ سے عارضی اعزازی تعلقات ہیں اور دوسری طرف مذہب، قوم اور ملک کے وہ دوامی تعلقات ہیں جو

مرنے کے بعد بھی قطع نہیں ہوں گے ایسے اہم مسئلہ، خلافت کا جس کے ساتھ کروڑوں مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہبودی وابستہ ہے اس کو ضروری خیال کریں گے اور اسی روز اپنے خطابات و اعزازات سے بھی دست بردار ہو جائیں گے۔

المشتہرین

ایم کے گاندھی، ابوالکلام آزاد، شوکت علی، احمد حاجی صدیق کھتری، سیف الدین کچلو، فضل الحسن حسرت موہانی، محمد علی

[ممبران مجلس ترک موالات وعدم اشتراک مہر منشن ماؤنٹ روڈ، مجگام، بمبئی]

نور الحسن راشد کاندھلوی

محلّہ مولویان، کاندھلہ، ضلع شاملی [یوپی]

Email:nhrashidkandhlavi@yahoo.com **Mb:**09358667219

خلافت

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

ترک موالات

یا عدم اشتراک عمل یا نان کوآپریشن

کا آغاز

[illegible]

کا امتحان

[illegible]

ہدایات

[illegible]

[illegible] گاندھی - ابوالکلام آزاد - شوکت علی - احمد حاجی صدیق کھتری - سیف الدین کچلو - فضل الحسن حسرت موہانی - محمد علی - ممبران مجلس ترک موالات و عدم اشتراک عمل [illegible]

[illegible]